بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 ردسمبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ غزوہ احد کے موقع پر جب حضرت مصعب بن عمیرؓ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علیؓ کے سپرد کیا چنانچہ حضرت علیؓ اور باقی مسلمانوں نے لڑائی کی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر مشرکین کے علمبردار طلحہ بن ابوطلحہ نے حضرت علیؓ کو للکارا۔ حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر ایسا وار کیا کہ وہ زمین پر ڈھیر ہو کر تڑپنے لگا۔ حضرت علیؓ نے یکے بعد دیگرے کفار کے علمبرداروں کو تہ تیغ کیا اور انہیں منتشر کر دیا۔ حضرت علیؓ نے شعبہ بن مالک کو ہلاک کیا تو حضرت جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یقیناً علی ہمدردی کے لائق ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں تو جبرئیل نے کہا کہ میں آپ دونوں میں سے ہوں۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے لوگ ہٹ گئے تو میں نے شہداء کی لاشوں میں دیکھنا شروع کیا تو ان میں رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا تب میں نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نہ بھاگنے والے تھے اور نہ ہی میں نے آپ کو شہداء میں پایا ہے لیکن اللہ ہم سے ناراض ہوا اور اس نے اپنے نبی کو اٹھا لیا ہے پس اب میرے لئے بھلائی یہی ہے کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں۔ پھر میں نے اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا وہ ادھر ادھر منتشر ہو گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ عشق و وفا کی وہ داستان ہے جو بچپن کے عہد سے شروع ہوئی اور ہر موقع پر اپنا جلوہ دکھاتی رہی۔ حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو غزوہ اُحد کے موقع پر جو زخم لگے تھے تو حضرت فاطمہؓ زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں سے پانی ڈال رہے تھے۔

غزوہ خندق کے موقع پر حضرت علی کی بہادری کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ عمرو ایک نہایت نامور شمشیر زن تھا اور اپنی بہادری کی وجہ سے اکیلا ہی ایک ہزار سپاہی کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اس نے میدان میں آتے ہی نہایت مغرورانہ لہجے میں مبارزت طلب کی۔ آنحضرت ﷺ کی اجازت سے حضرت علی اس کے مقابلہ کیلئے نکلے آنحضرت ﷺ نے اپنی تلوار ان کو عنایت فرمائی اور ان کے واسطے دعا کی۔ حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر عمرو سے کہا۔ میں نے سنا ہے کہ تم نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ اگر قریش میں سے کوئی شخص تم سے دو باتوں کی درخواست کرے گا تو تم ان میں سے ایک بات ضرور مان لو گے۔ عمرو نے کہا ہاں۔ حضرت علیؓ نے کہا تو پھر میں پہلی بات تم سے یہ کہتا ہوں کہ مسلمان ہو جاؤ اور آنحضرت ﷺ کو مان کر خدائی انعامات کے وارث بنو۔ عمرو نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ اگر یہ بات منظور نہیں ہے تو پھر آؤ میرے ساتھ لڑنے کو تیار ہو جاؤ۔ اس پر عمرو ہنسنے لگا اور کہنے لگا میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے یہ الفاظ کہہ سکتا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ تم ابھی بچے ہو۔ میں تمہارا خون نہیں گرانا چاہتا اپنے بڑوں میں سے کسی کو بھیجو۔ حضرت علیؓ نے جواب میں کہا کہ تم میرا خون تو نہیں گرانا چاہتے مگر مجھے تمہارا خون گرانے میں تامل نہیں ہے۔ اس پر عمرو جوش میں اندھا ہو کر اپنے گھوڑے سے کود پڑا اور ایک آگ کے شعلہ کی طرح دیوانہ وار حضرت علی کی طرف بڑھا اور اس زور سے حضرت علیؓ پر تلوار چلائی کہ وہ ان کی ڈھال کو قلم کرتی ہوئی ان کی پیشانی پر لگی اور کسی قدر پیشانی کو زخمی بھی کیا مگر ساتھ ہی حضرت علیؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے ایسا وار کیا کہ وہ اپنے آپ کو بچا تا رہ گیا اور حضرت علیؓ کی تلوار اسے شانے پر سے کاٹتی ہوئی نیچے اتر گئی اور عمرو تڑپتا ہوا گرا اور جان دے دی۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صلح نامہ لکھنے کیلئے مقرر کیا گیا۔ انہوں نے لکھا کہ یہ معاہدہ محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں اور مکہ والوں کے مابین ہے۔ اس پر کفار بھڑک اٹھے انہوں نے کہا ہم ان الفاظ کو برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ ہم محمد کو رسول اللہ نہیں مانتے اگر مانتے تو ان سے لڑائی کس بات پر ہوتی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ لوگ ٹھیک کہتے ہیں معاہدہ میں سے رسول اللہ کا لفظ کاٹ دینا چاہئے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ اس لفظ کو مٹا دو مگر حضرت علیؓ جو فرمانبرداری اور اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ تھے ان کا دل بھی کانپنے لگ گیا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ لفظ مجھ سے نہیں مٹایا جاتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لاؤ مجھے کاغذ دو اور کاغذ لے کر رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ سے مٹا دیا۔

غزوہ خیبر کے موقع پر خیبر کا سردار مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا نکلا اور وہ کہہ رہا تھا کہ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہتھیار بند بہادر تجربہ کار ہوں۔ اس وقت حضرت علی کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اُس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا وہ ٹھیک ہو گئیں۔ آپؐ نے انہیں جھنڈا دیا۔ مرحب نکلا اور اس نے کہا کہ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار بند بہادر تجربہ کار جبکہ جنگیں شعلے بھڑکا رہی ہوتی ہیں۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ میرا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے ہیبت ناک شکل والے شیر کی مانند جو جنگلوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے مرحب کے سر پر ضرب لگائی اور اُسے قتل کر دیا اور پھر حضرت علیؓ کے ہاتھوں خیبر فتح ہوا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس جنگ میں حضرت علیؓ کی ایک مثال بڑی ایمان افزاء ہے۔ آپؓ کا ایک یہودی جرنیل سے مقابلہ ہوا۔ آخر حضرت علیؓ نے اسے گرالیا اور اس کی چھاتی پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور اس کے قتل کا ارادہ کیا۔ اتنے میں اس نے آپ کے منہ پر تھوک دیا اس پر حضرت علی اس کو چھوڑ کر الگ ہو گئے۔ اس پر وہ یہودی سخت حیران ہوا۔ اس نے حضرت علی سے دریافت کیا کہ آپ مجھے چھوڑ کر الگ کیوں ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تم سے خدا کی رضا کے لئے لڑ رہا تھا مگر جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو مجھے غصہ آ گیا اور میں نے سمجھا کہ اب اگر میں تم کو قتل کروں گا تو میرا قتل کرنا اپنے نفس کیلئے ہو گا خدا کے لئے نہیں ہو گا۔ پس میں نے تمہیں چھوڑ دیا تا کہ میرا غصہ فرو ہو جائے اور میرا تمہیں قتل کرنا اپنے نفس کیلئے نہ رہے۔ یہ کتنا عظیم الشان کمال ہے۔

غزوہ حنین جو شوال آٹھ ہجری میں ہوئی۔ اس موقع پر مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کے پاس تھا۔ جب گھمسان کی جنگ ہوئی اور کفار کے سخت حملے کی وجہ سے آپؐ کے گرد صرف چند صحابہ ہی رہ گئے تو ان چند صحابہ میں حضرت علیؓ بھی شامل تھے۔

غزوہ تبوک جو 9 ہجری رجب میں ہوا اس کے بارے میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کیلئے نکلے اور حضرت علیؓ کو مدینہ میں اپنا قائمقام مقرر فرمایا۔ حضرت علیؓ نے کہا کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں پیچھے چھوڑ کر جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم خوش نہیں ہوتے کہ تمہارا مقام مجھ سے وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ سے تھا مگر یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو دس ہجری میں یمن کی طرف بھجوایا۔ حضرت علی نے اہل یمن کو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا پھر پورے ہمدان نے ایک ہی دن میں اسلام قبول کر لیا۔اس کے بعد اہل یمن نے بھی اسلام قبول کر لیا۔رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو یمن کا قاضی بنایا۔آپ نے فرمایا یقیناً اللہ تیرے دل کو ضرور ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثبات بخشے گا پس جب تیرے سامنے دو جھگڑا کرنے والے بیٹھیں تو فیصلہ نہ کرنا یہاں تک کہ تو دوسرے سے بھی سن لے جیسا کہ تو نے پہلے سے سنا۔ایسا کرنا اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تیرے لئے فیصلہ واضح ہو جائے۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی شک پیدا نہیں ہوا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس نے علی کو اذیت دی تو اس نے مجھے اذیت دی۔

آپؐ نے فرمایا اے لوگو تم علی کی شکایت نہ کرو۔خدا کی قسم وہ اللہ کی ذات کے بارے میں بہت ڈرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج بھی میں دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔گذشتہ جمعہ الجزائر کے بارے میں ذکر نہیں ہوا تھا وہاں بھی احمدیوں پر کافی سخت حالات ہیں اور بعض کو اسیر بھی بنایا گیا ہے۔ان کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے بھی حالات میں آسانی پیدا کرے اور اسیروں کی جلد رہائی کے سامان ہوں حکومت کو بھی عقل دے کہ وہ انصاف سے کام لیتے ہوئے احمدیوں کے حق ادا کرنے والی ہو۔اسی طرح پاکستان کیلئے بھی دعا کریں اگر ان مولویوں اور افسران کا مقدر ہی یہی ہے کہ وہ اسی طرح کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں تو پھر اللہ تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مکرم رشید احمد صاحب مرحوم آف پاکستان کا ذکر خیر فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 11th- DECEMBER - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB